# یزید اور خاک کا مکالمہ

مصور فطرت مولانا خواجہ حسن نظامی دہلوی مرحوم

یزید: میں بادشاہ ہوں، شام کا ملک میرا، ایران کا ملک میرا، اور حجاز کا ملک بھی میرا۔ میرا نام یزید ہے۔ میں معاویہ بن ابوسفیان کا بیٹا ہوں۔ دمشق میرا پایہ تخت ہے جو شام کا مشہور اور خوبصورت شہر ہے۔ بنی ہاشم میرے دشمن ہیں۔؟ بنی امیہ میں ہوں، اس لئے میں اور میرا خاندان بنی ہاشم کو مٹا دینا چاہتا ہے۔ جب میں تخت پر بیٹھا تو مجھے سب سے زیادہ حسینؑ ابن علیؑ ابن ابی طالبؑ کا اندیشہ تھا کہ وہ میرے خلاف علم بغاوت بلند کرے گا کیوں کہ حسینؑ کے بڑے بھائی حسنؑ بن علیؑ سے میرے باپ معاویہ نے سلطنت اس شرط پر حاصل کی تھی کہ معاویہ کے بعد مسلمان جسے چاہیں گے اپنا بادشاہ بنالیں گے، معاویہ کو یہ حق نہ ہوگا کہ اپنی اولاد کو جانشین بنائے مگر میرے باپ معاویہ نے مجھ کو اپنا ولی عہد محض مسلمانوں کی بھلائی کے لئے مقرر کردیا مگر حسینؑ ابن علیؑ نے اس مصلحت کو نہ سمجھا اور اس نے میرے خلاف بغاوت کی، اس لئے میں نے محض انتظام سلطنت کے لئے اس کو اور اس کی اولاد اور اس کے ساتھیوں کو تہہ تیغ کرڈالا۔ جس دن حسینؑ ابن علیؑ اور اولاد اور اس کے ساتھیوں کے کٹے ہوئے سر میرے سامنے لائے گئے اور جس دن حسینؑ ابن علیؑ کے اہلبیتؑ رسیوں سے بندھے ہوئے قیدیوں کی شکل میں میرے سامنے پیش ہوئے تو میں نے مصلحت وقت کے خیال سے یہ کہا کہ میں نے حسینؑ ابن علیؑ کو قتل کرنے کا حکم نہیں دیا تھا ابن زیاد نے میری اجازت کے بغیر ناحق حسینؑ کو مارڈالا مگر میرا دل مسرور تھا اور میں خوش ہو رہا تھا کہ میری سلطنت کا سب سے بڑا حریف مرگیا اور سب سے بڑا کانٹا نکل گیا۔ ہر سلطنت کے لئے ایسا ہی ہوتا آیا ہے اور ایسا ہی ہوتا رہے گا۔ میں انتظام مملکت کے لئے اس سے بڑھ کر سفا کی کو جائز سمجھتا ہوں۔ مجھے معلوم ہے کہ لوگ مجھ پر الزام لگاتے ہیں کہ میں نے ابن رسول اللہ کو بے گناہ مارڈالا لیکن میں ان الزام لگانے والوں سے کہوں گا کہ تمہارے ابن رسول اللہ نے بھی تو میرے خلاف خوامخواہ بغاوت کی تھی حالانکہ نہ ان کے پاس فوج تھی، نہ ان کے پاس روپیہ تھا، نہ ان کے پاس ملک تھا۔ مجھ پر الزام لگایا جاتا ہے کہ میں شراب پیتا ہوں اور میں شریعت اسلام کے خلاف کام کرتا ہوں اور حسینؑ ابن علیؑ نے میری بیعت اس واسطے قبول نہ کی کہ وہ مجھ کو فاسق و گناہ گار سمجھتا تھا لیکن میں فاسق نہیں ہوں، نہ میں گناہ گار ہوں بلکہ میں احکام اسلام میں کچھ تبدیلیاں کرتا ہوں وہ میرا اجتہاد ہے اور چونکہ میں مسلمانوں کا خلیفۂ اعظم ہوں اس لئے مجھے اس اجتہاد کا حق حاصل ہے۔ میں بادشاہ ہوں اور بادشاہوں کو دل و دماغ کی تفریح کے لئے کھانا پینا ضروری ہے۔ میں رات دن دل و دماغ سے کام لیتا ہوں۔ اس واسطے مجھ کو خوبصورت عورتوں سے دل بہلانے اور تفریح کرنے کی بھی ضرورت ہے تا کہ میں صحیح دماغ کے ساتھ انصاف کرسکوں۔

خاک: ٹھہر! ٹھہر، یزید! زیادہ نہ بول، زیادہ نہ بک تو مرگیا، تو قبر میں دب گیا۔ تیری قبر پر روزانہ پیشاب کیا جاتا ہے اور پتھر مارے جاتے ہیں تیری قبر دمشق میں آج تک ٹھکرائی جاتی ہے

اور صبح سے شام تک اتنے پتھر اس کو مارے جاتے ہیں کہ حکومت، شام کے وقت کئی مزدور لگا کر ان کو صاف کراتی ہے۔ تو نے حسین ابن علیؑ کو بے گناہ مار ڈالا تو قیامت تک لعین کہلائے گا۔ تجھ کو لوگ مردود کہہ کر پکاریں گے۔ انتظام سلطنت کو بدنام نہ کر، تو نے مسلمانوں کے لئے حسینؑ کو نہیں مارا بلکہ اپنے نفس کی خواہش کے لئے اس غریب کو نہایت بے دردی سے ذبح کر ڈالا۔ حسینؑ نے بغاوت نہیں کی خلافت حسینؑ کا حق تھا اور ورثہ تھا اور تو نے اس ورثہ کو دبا لیا تھا اور اس حق کو چھین لیا تھا۔ اور جو لوگ حق وصداقت کے حامی ہوتے ہیں وہ فوجوں کے بغیر اور روپئے کے بغیر اور ملکوں کے بغیر ہی لڑا کرتے ہیں۔ چنانچہ حسینؑ نے بھی ایسا ہی کیا اور بحالت بے سروسامانی تیری فوجوں کے سامنے کھڑے ہو گئے اور حق وصداقت کے لئے جان دے دی تو اپنی عیاشی کے لئے سند پیش کرتا ہے تو شراب خواری کی بھی دلیل لاتا ہے مگر تیری دونوں دلیلیں اور تیرے سب بیانات اسلامی تعلیم کے سراسر خلاف ہیں۔ جب میں ''خاک'' یہ خیال کرتی ہوں کہ مجھ ہی سے تجھ یزید کا پتلا تیار ہوا تھا تو میں کانپ جاتی ہوں۔ لرز جاتی ہوں کہ تو نے بڑی ہی سفا کی رسول اللہؐ کے خاندان کے ساتھ کی، اور تو قیامت تک کروڑوں آدمیوں کے لعن طعن سنتا رہے گا مگر تو کہاں سنے گا، تو تو مر گیا اور مٹ گیا۔ اس کو تو میں سنوں گی کہ میں ہی تیرے وجود کے اندر تھی۔ اور یہ شرم مجھ کو ہمیشہ تکلیف دیتی رہے گی۔ تیرے اشارے اور حکم کے سبب تیرے گورنر ابن زیاد اور تیرے کمانڈر عمرو ابن سعد اور تیرے جرنل شمر اور خولی بن یزید نے ایسی ایسی سفاکیاں کیں اور ایسی ایسی بے رحمی اور بیدردی سے بنی فاطمہؑ کو بھوکا اور پیاسا رکھا اور ان کے گلے پر خنجر چلائے اور ان کے بدن تلواروں اور تیروں اور برچھیوں سے چھلنی کئے کہ آج تک روئے زمین پر کسی نے ایسی بے رحمی اور بیدردی کا کام نہ کیا ہوگا۔ یزید! مجھے تیرے کمانڈر عمرو بن سعد کے کام سے شرم آتی ہے۔ یزید مجھے تیرے جرنلوں شمر ابن ذی الجوشن اور خولی بن یزید کے کاموں سے شرم آتی ہے۔ کاش تم سب لوگ آگ سے بنا دیئے جاتے اور تم سب شیطان مشہور ہوتے اور یا کاش تم سب یہ سفا کی، یہ بے رحمی، یہ بیدردی نہ کرتے جو تم نے کربلا کے میدان میں کی۔

آج میں 'خاک' اے یزید! جب تیرا قصہ بیان کرتی ہوں تو رنج وغم کے سبب شق ہوئی جاتی ہوں اور جو فلسفہ میرے پیش نظر ہے۔ وہ سب ہجوم والم کے سبب میرے ہاتھ سے چھوٹا جاتا ہے۔ یزید! تو مٹ گیا ابن زیاد تو فنا ہو گیا۔ عمرو بن سعد! تیرا کوئی نام لیوا باقی نہیں رہا۔ شمر! تو بھی غارت ہو گیا۔ خولی! تو بھی فنا ہو گیا۔ مگر تم سب نے مجھ خاک کی عزت برباد کر دی تم سب مجھ خاک سے بنے تھے مگر تم نے حسینؑ شہ لولاک کو شہید کر کے میری آبرو پر پانی پھیر دیا۔

(اشاعت اولیٰ امامیہ مشن محرم الحرام ۱۳۸۰ھ سلسلہ اشاعت نمبر ۳۱۶)

## سلام

انیس العصر جناب مہدی نظمی اجتہادی

سقائے سکینہؑ نہ علمدار دلاور
عباسؑ کے معنی ہیں قرارِ دل سرورؑ

وہ جذب وفا ہے دلِ عباسؑ میں جیسے
پھولوں میں مہک، مہر میں ضو، تیغ میں جوہر

عباسؑ سے آباد درِ خیمۂ زینبؑ
عباسؑ سے آراستہ شبیرؑ کا لشکر

عباسؑ کی رگ بازوئے شبیرؑ کی قوت
عباسؑ سرِ زینبؑ و کلثومؑ کی چادر

آرائش محراب وفا مشک سکینہؑ
عباسؑ کا پرنور علم زینت منبر

یوں پہلوئے شبیرؑ میں عباسؑ کھڑے ہیں
اک شاخ میں دو پھول کھلیں جیسے برابر

جب تذکرۂ صبر ووفا چھڑتا ہے نظمی
نام آتا ہے عباسؑ کا دنیا کی زباں پر

☆☆☆